تھے اور قبیلہ ازد کے غلام تھے۔ خلافت عباسیہ کے آغاز میں ۱۳۵ھ میں بصرہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ (۴)

اساتذہ

امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے نامور اساتذہ و شیوخ سے اکتسابِ فیض کیا۔ ان کے اساتذہ میں امام مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' سفیان بن عیینہ' سفیان ثوری اور خالد بن دینار جیسے محدثین کرام شامل ہیں۔ (۵)

تلامذہ

امام ابن مہدی کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ نامور تلامذہ یہ ہیں: عبداللہ بن مبارک' اسحاق بن راہویہ' احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' علی بن المدینی' امام ذہلی وغیرہ۔ (۶)

فقہ میں کمال

حدیث نبوی ﷺ میں اُن کے صاحبِ کمال ہونے کا اعتراف نامور محدثین کرام نے کیا ہے۔ فقہ میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔ جو شخص روایت اور درایت میں مہارت تامہ رکھتا ہو اور دین کی روح اور اس کے ماخذ و منبع سے پوری واقفیت رکھتا ہو اس کے تفقہ فی الدین میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ فقہ میں ان کے صاحب کمال ہونے کا بھی علمائے سیر نے اعتراف کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

''ابن مہدی کو فقہ میں کمال حاصل تھا' اور ان کو یحییٰ بن سعید سے زیادہ اس فن میں مہارت حاصل تھی۔'' (۷)

علامہ ابن عماد فرماتے ہیں:

كان فقيها مفتيا عظيم الشان (۸)

''ابن مہدی بہت بڑے فقیہہ اور مفتی تھے۔''

علم و فضل

اربابِ سیر اور علمائے اسلام نے ابن مہدی کے علم و فضل اور تمام علومِ اسلامیہ

میں ان کے جامع العلوم ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے ان کو ''الحافظ الکبیر'' اور ''العالم الشہیر'' لکھا ہے۔ [9] حجر نے ان کو حافظ اور امام علم کا لقب دیا ہے۔ [10] نووی لکھتے ہیں کہ ''ابن مہدی کا شمار ان محدثین کرام میں ہوتا ہے کہ ان کے اوپر علم حدیث میں اعتماد کیا جاتا ہے''۔ [11]

سیرت واَخلاق

سیرت واخلاق کے اعتبار سے امام عبدالرحمٰن بن مہدی بلند مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔ عبادت وریاضت' زہد وورع' تقویٰ وطہارت' حفظ وضبط' عدالت وثقاہت' امانت ودیانت اور صبر وتوکل میں ان کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ ورع اور تقویٰ میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ کسی چیز میں حرام ہونے کا معمولی سا شبہ ہو جاتا تھا تو اس کو اپنے استعمال میں نہیں لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

> ''جو چیز تم خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے پاس ضرور واپس کردے گا۔''

یہ بات کہنے کے بعد ابن مہدی نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا جس کو حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''صفوۃ الصفوۃ'' میں درج کیا ہے۔ ابنِ مہدی فرماتے ہیں:

> ''میں نے اور میرے بھائی نے مشترکہ تجارت کی جس میں کافی نفع ہوا۔ مگر جب نفع تقسیم ہونے لگا تو اس مال میں کچھ شبہ ہوا' چنانچہ مَیں اپنے حصّے سے دستبردار ہو گیا' مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ میری زندگی میں وہ تمام دولت میرے اور میرے لڑکوں کے پاس آ گئی۔ وہ اس طرح کہ میرے بھائی نے اپنی تین لڑکیوں کی شادی میرے تین لڑکوں سے کردی تھی اور میں نے اپنی لڑکی کی شادی اس کے لڑکے سے کردی۔ اتفاق سے کچھ دن بعد میرے بھائی کا انتقال ہوگیا' ان کے سارے مال اور جائیداد کے وارث میرے والد اور مرحوم بھائی کا لڑکا اور لڑکیاں جو میرے لڑکوں سے بیاہی ہوئی تھیں' بن گئیں۔ کچھ دنوں بعد میرے والد کا بھی انتقال ہوگیا اور کل دولت میرے گھر میں آ گئی۔'' [12]

علماء کو نصیحت

ابن مہدی علماء کو نصیحت کیا کرتے تھے:

''جب آدمی اپنے سے زیادہ صاحب فضل و کمال سے ملے تو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے' اگر اپنے برابر سے ملے تو اس سے استفادہ اور مذاکرہ کی کوشش کرے اور اگر اپنے سے کمتر آدمی سے ملے تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے اور اس کو اپنے علم و فضل سے فائدہ پہنچائے۔''(۱۳)

عقائد میں تشدد

اپنے خیالات و عقائد میں نہایت متشدد تھے' فرمایا کرتے تھے:

''اگر مجھے اقتدار حاصل ہوتا تو قرآن کو مخلوق کہنے والوں کی گردن اڑا دیتا اور پھر اُن کی لاشوں کو دجلہ میں پھنکوا دیتا۔''(۱۴)

وفات

امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے ۶۳ سال کی عمر میں جمادی الاخریٰ ۱۹۸ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔(۱۵)

حواشی

۱) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۱' ص ۳۰۵
۲) تاریخ بغداد' ج ۱۰' ص ۲۴۵
۳) سمعانی' کتاب الانساب' ص ۴۹۶
۴) خطیب بغدادی' خطیب بغداد' ج ۱۰' ص ۲۴۵
۵) ابن حجر۔ تہذیب الاتہذیب' ج ۶' ص ۲۸۰
۶) مجیب اللہ ندوی' تبع تابعین' ج ۱' ص ۳۵۳
۷) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۴' ص ۲۸۱
۸) ابن حماد' شذرات الذہب' ج ۱' ص ۳۵۵
۹) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۳۰۲
۱۰) ابنِ حجر' تہذیب التہذیب' ج ۶' ص ۲۸۱
۱۱) نووی' تہذیب الاسماء' ج ۱' ص ۳۰۵
۱۲) ابنِ جوزی' صفوۃ الصفوۃ' ج ۴' ص ۴
۱۳) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۳۰۳
۱۴) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۱' ص ۳۰۳
۱۵) سعید احمد اکبر آبادی' غلامانِ اسلام' ص ۳۲۱

تعارف وتبصرۂ کتب

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

(۱)

نام کتاب	:	شوقِ حرم
مصنف	:	عتیق الرحمٰن صدیقی
ضخامت	:	100 صفحات
قیمت	:	45 روپے
شائع کردہ:	:	نور اسلام اکیڈمی' پوسٹ بکس 5166' ماڈل ٹاؤن لاہور
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ نور اسلام' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

ہر صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے۔ اگرچہ کچھ قسمت کے مارے استطاعت کے باوجود بھی اس رکن اسلام کی ادائیگی سے محروم رہتے ہیں' مگر اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ ہمہ وقت اس سفر سعید کا ارمان لئے وقت کا انتظار کرتے ہیں اور کچھ لوگ تو ایسے ہیں بھی ہیں جو اس مقدس سفر کے لئے ہر سال تیار رہتے ہیں اور زندگی میں کئی دفعہ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہر سال اتنی بڑی تعداد میں لوگ حج پر جانے کے لئے درخواستیں جمع کراتے ہیں کہ قرعہ اندازی کرنا پڑتی ہے۔ بہر حال سفر تو سفر ہی ہوتا ہے' مگر یہ سفر جذباتِ عقیدت سے معمور' روح میں ترفع اور جذبات میں تقدس لئے ہوئے ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق عروج حاصل کرتا اور باطنی کیف سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

اس مبارک سفر سے واپسی پر بہت سے زائرین نے اپنے تجربات قلم بند کئے ہیں۔ ہر شخص کا اپنا انداز ہے۔ یہ سلسلہ چل رہا ہے اور ''شوق حرم'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے حج کی درخواست جمع کرانے سے لے کر فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد واپس گھر پہنچنے تک کے حالات کو اپنے انداز میں حوالۂ